[redacted]

تعارف وتبصرہ

تبصرہ کے لیے کتاب کے دو نسخے ارسال کرنا ضروری ہے۔ کتابچہ نما رسالوں پر تبصرہ نہیں کیا جائے گا۔ (ادارہ)

لمعات الذہب فی شرح مختارات لأدب، مؤلف: عتیق الرحمٰن سیف، ناشر: ایچ ایم سعید کمپنی، ادب منزل، پاکستان چوک کراچی۔ صفحات: ۳۷۶۔ قیمت: درج نہیں۔

قدیم عربی ادب کی کتابیں فصاحت و بلاغت کی بلندیوں پر فائز تو ہیں لیکن انسانی زندگی پر کوئی بھلا اور اچھا اثر مرتب کرنے والی نہیں ہیں، وہ ادب تو ہے لیکن اسلامی تعلیمات کی خوبو سے خالی ہے، معاشقے اور محبوبہ کے لذتِ وصل اور غمِ فراق کے سوز و ساز اور درد بھری داستانوں سے اٹا ہوا ہے، جاہلیت کے دور کی قبائلی عصبیت، کبر اور نخوت پر مبنی افسانوں سے پُر ہے۔ عرصہ دراز سے علمی حلقوں میں ایسے ادبی شہپاروں کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی جو تمام تر ادبی خوبیوں کے ساتھ اسلامی تعلیمات، اسلامی طرزِ زندگی اور اسلامی تاریخ کی روشن قندیلوں کو اجاگر کرنے والے ہوں۔

اس سلسلے کی پہلی کڑی شیخ لأدب حضرت مولانا اعزاز علی رحمہ اللہ کی بلند پایہ ادبی تالیف ''نفحۃ العرب'' ہے، مولانا اعزاز علی رحمہ اللہ نے اپنی تالیف کے آخر میں سبب تالیف کے تحت عربی ادب کی کتب متداولہ کی مذکورہ کمزوری کی نشاندہی بھی کی ہے اور اسی کو اپنی تالیف کا سبب بھی قرار دیا ہے، مولانا رحمہ اللہ کی مذکورہ تالیف قدیم عربی ادبیات کا شاندار انتخاب ہے۔ علمی و ادبی چمنستان کے گل سر سبد مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ کی تالیف ''مختارات من اُدب العرب'' بھی اسی سلسلے کی ایک عمدہ، اعلیٰ، بہترین اور قابلِ قدر کاوش ہے۔ جس میں پہلی اسلامی صدی سے لے کر چودھویں صدی تک کے اسلامی عہد کی ادبی، تاریخی اور تہذیبی پہلوؤں کے انتخاب کو پیش کیا گیا ہے، تکلف و بناوٹ سے خالی قدیم و جدید عربی ادبیات کا یہ حسین انتخاب ادبی ہونے کے ساتھ ساتھ اسلامی تاریخ اور تعلیمات کا آئینہ دار بھی ہے۔ انہی خوبیوں کی وجہ سے چند سالوں سے اس مجموعے کو درسِ نظامی کے نصاب میں بھی شامل کیا گیا ہے۔

زیرِ نظر کتاب مولانا کے اسی ادبی شاہکار کی اردو شرح ہے، ''مختارات من اُدب العرب'' حصہ اول کی یہ شرح جامعہ دارالعلوم کراچی کے فاضل اور جامعہ حقانیہ ساہیوال کے متخصص مولوی عتیق الرحمٰن سیف کی تالیف کردہ ہے۔ کتاب کی ابتداء میں مفتی عبدالقدوس ترمذی اور دیگر حضرات اہل علم کی تقاریظ ہیں، حرفِ تمنا کے عنوان سے پیش لفظ میں کچھ ادب کے متعلق اور شارح نے اپنے محسن معاونین کا تذکرہ کیا ہے، شرح کے مقدمے میں تین ابواب ہیں: پہلے باب میں

ادب کی لغوی اور اصطلاحی تعریف اور غرض وغایت کو بیان کیا گیا ہے، باب ثانی میں ''مختارات من أدب العرب'' کی خصوصیات کا بیان ہے، جب کہ تیسرے باب میں شارح نے اپنی شرح ''لمعات الذہب'' کا اجمالی خاکہ پیش کیا ہے، پھر پانچ، چھ اوراق میں مؤلف کی حیات کے مختلف گوشوں پہ مختصر انداز میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ بعدازاں کتاب کے تینتیس دروس اور مقدمہ کی شرح کی گئی ہے۔ جس میں ترتیب یہ ہے کہ سب سے پہلے عربی متن، پھر شرح اور آخر میں مشکل لغات کا حل پیش کیا گیا ہے، متن پر اعراب بھی لگائے گئے ہیں اور علاماتِ ترقیم کا بھی ایک حد تک خیال رکھا گیا ہے۔

حاشیہ میں مقالات کے مصنفین اور مضامین میں مذکور دیگر شخصیات کا مختصر تذکرہ بھی کیا ہے جس میں تقریبا کتاب کے حواشی پر اکتفا کیا گیا ہے۔ اور بعض جگہ تاریخی مقامات کا مختصر تعارف اور بقدرِ ضرورت اسباق کا پس منظر بھی بیان کیا گیا ہے۔ پہلی شروحات کی بنسبت نہایت مفید اور عمدہ شرح ہے۔ ترجمے کی زبان بھی کافی حد تک رواں اور سلیس ہے۔

البتہ بعض مقامات میں الفاظ کی ترتیب کا لحاظ ترجمے کی سلاست پر اثر انداز ہوا ہے، اسی طرح بعض جگہ ایسا ترجمہ کیا گیا ہے جو صحیح معنوں میں عبارت کی ترجمانی نہیں کرتا، مثلاً مقدمے میں عبارت ہے "ویطلب منه تصویر الخواطر التی تجیش في صدره" شارح نے ترجمہ کیا ہے، ''ایسے دلوں کی تصویر نظر آتی ہے جو کعب بن مالک کے سینے میں جوش مار رہے تھے''۔

اس عبارت میں ''خواطر'' جو خاطر کی جمع ہے کا ترجمہ ''دلوں'' سے کیا گیا ہے، اگرچہ خاطر ''دل'' کے معنی میں بھی آتا ہے لیکن خاطر ''خیال'' اور ''رجحان'' کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے، یہاں ''خواطر'' کا ترجمہ بجائے دلوں کے ''خیالات'' یا ''جذبات'' سے کیا جاتا تو زیادہ مناسب ہوتا۔ اسی طرح بعض مشکل اور قابل تحقیق الفاظ کی لغت بیان نہیں کی گئی، مثلاً: امیر شکیب ارسلان نے سید احمد شریف سنوسی کے متعلق کہا "جلالة قدر، وسراوة حالٍ، ورجاحة عقل، وسجاحة خلق، وکرم مهزّة" اس عبارت میں سراوۃ، رجاحۃ اور سجاحۃ کی لغت تو بیان کی گئی ہے لیکن مشکل ہونے کے باوجود "مَهـزَّة" کی طرف توجہ نہیں دی گئی، اور متن میں بھی شارح نے اس کو "ھ" کے سکون اور ''زاء'' کے فتحہ کے ساتھ لکھا ہے، جب کہ اصل لفظ "مَهزَة" "ھ" کے فتحہ اور ''زاء'' کی تشدید کے ساتھ ہے۔ متن میں لفظی اور اعرابی غلطیاں بھی قاری کی پریشانی کا سبب بن سکتی ہیں اگر کوئی معیاری متن لے کر لگا دیا جائے تو شرح سے استفادے میں بہترین معاون بھی ہوگا اور اس کی مقبولیت میں اضافے کا سبب بھی۔ اسی طرح لفظ کی لغوی تحقیق بیان کرتے وقت لفظ پر اعراب اور لغت بیان کرنے سے پہلے ترجمہ کر دینا بھی ایک اہم اور قابل توجہ پہلو ہے۔ امید ہے کہ اگلے ایڈیشنوں میں اسی طرح کی فروگزاشتوں کا ازالہ کر دیا جائے گا۔